بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سنہ ۶؍ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز دنیا کے بگڑتے سیاسی حالات اور آسمانی آفات کے حوالے سے دعاؤں کی تلقین

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍دسمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے پہلو غزوات اور سرایا کے واقعات کے حوالے سے بیان ہو رہے ہیں۔ اس تعلق میں ایک سریہ عکاشہ بن محصن کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ سریہ غمر مرزوق کی طرف ربیع الاوّل ۶؍ہجری میں ہوا۔ سیرت خاتم النبیین ﷺ میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک مہاجر صحابی عکاشہ بن محصنؓ کو چالیس مسلمانوں پر افسر بنا کر قبیلہ بنو اسد کی طرف مقابلے کے لیے بھجوایا؛ مگر مسلمانوں کی خبر پا کر یہ لوگ ارد گرد کے علاقوں میں منتشر ہو گئے۔

اسی طرح ایک اَور سریہ دس آدمیوں کے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہؓ کی سربراہی میں ربیع الثانی ۶؍ہجری میں بطرف بنو ثعلبہ و دیگر کی طرف بھیجا گیا۔ جب یہ جماعت وہاں پہنچی تو مخالفین کے سَو آدمیوں نے انہیں گھیر لیا اور نیزوں اور تیروں سے حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ شدید زخمی حالت میں گر پڑے، مخالفین نے ان کے کپڑے اتار لیے اور وہاں پڑا چھوڑ گئے۔ ایک مسلمان آدمی کا مقتولین پر سے گزر ہوا اس نے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھا۔ جب حضرت محمد بن مسلمہ نے اس کو سنا تو حرکت کی۔ اس نے آپؓ کو کھانا دیا اور آپؓ کو سواری پر بٹھا کر مدینہ لے آیا۔

محمد بن مسلمہؓ کے ساتھیوں کی شہادت کے ذمہ دار مخالفین سے بدلے کے لیے ایک سریے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ سریہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کہلاتا ہے۔ اس کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ

محمد بن مسلمہؓ کے ساتھیوں کی شہادت کے ساتھ یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ قبیلہ بنو ثعلبہ مدینے کے مضافات پر حملے کا ارادہ رکھتے ہیں، لہٰذا آنحضور ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں چالیس مستعد صحابہ کو روانہ فرمایا۔ آنحضور ﷺ نے ہدایت فرمائی تھی کہ راتوں رات سفر کر کے صبح سویرے ان تک جا پہنچو لہٰذا تعمیلِ ارشاد میں عین صبح کے وقت انہوں نے مخالفین کا گھیر اؤ کر لیا اور وہ تھوڑے سے مقابلے کے بعد بھاگ نکلے۔ ابو عبیدہؓ نے مالِ غنیمت پر قبضہ کیا اور مدینے لوٹ آئے۔

اس مہم میں جن دو صحابہ کا ذکر ہے یعنی محمد بن مسلمہؓ اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ وہ دونوں کبار صحابہ میں سے تھے۔ محمد بن مسلمہؓ اپنے ذاتی اوصاف اور قابلیت کے علاوہ قتل کعب بن اشرف یہودی کے ہیرو تھے کیونکہ یہ مفسد انہی کے ہاتھوں سے اپنے کیفر کردار کو پہنچا تھا۔ محمد بن مسلمہؓ انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے خاص معتمد سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ عموماً انہی کو اپنے عمال کی شکایتوں کی تحقیق کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد جب مسلمانوں میں اندرونی فتنوں کا دروازہ کھلا تو محمد بن مسلمہؓ نے اپنی تلوار کو ایک پتھر پر توڑ کر اپنے ہاتھ میں صرف ایک چھڑی لے لی اور جب کسی نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہی سنا ہوا ہے کہ جب مسلمانوں کے اندر باہمی قتل وغارت کا دروازہ کھلے تو تم تلوار کو توڑ کر گھر میں اس طرح دبک کر بیٹھ جانا جس طرح کسی کمرہ میں اس کا فرش پڑا ہوا ہوتا ہے۔ یہ حکم غالباً محمد بن مسلمہ کے لئے یا اس فتنہ کے لئے خاص تھا ورنہ بعض اوقات اندرونی فتنوں کا مقابلہ بھی ایک اعلیٰ دینی خدمت کا رنگ رکھتا ہے۔

دوسرے صحابی ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ یہ چوٹی کے صحابہ میں سے تھے اور قریشی تھے۔ ان کی رفعت شان اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں امین الملت کا خطاب عطا فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے جن دو صحابہ کو خلافت کا اہل سمجھا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ابو عبیدہ حضرت عمر کے عہد میں مرض طاعون سے وفات پا کر شہید ہوئے۔

پھر ایک سریہ ہے ایک سریہ زید بن حارثہ، ربیع الآخر ۶/ ہجری میں بنو سلیم کی طرف بھیجا گیا۔

اسی طرح ایک اَور سریہ زید بن حارثہؓ کی سربراہی میں ایک سَو ستّر صحابہؓ کے ہمراہ جمادی الاولیٰ ۶/ ہجری میں بطرف عیص بھیجا گیا۔

ان واقعات میں آنحضور ﷺ کے داماد ابو العاص بن ربیع کے قید ہونے اور قبولِ اسلام کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ اپنے اموالِ تجارت کے مسلمانوں کے قبضے میں چلے جانے کے بعد مدینے آئے اور زینبؓ بنت رسول

اللہ ﷺ سے پناہ کے طالب ہوئے، حضرت زینبؓ نے انہیں پناہ دی، جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بھی اس کا علم ابھی ہوا ہے اور مَیں پہلے اس بات کو نہیں جانتا تھا۔ آپؐ نے حضرت زینبؓ کی درخواست پر ابوالعاص کا مال واپس کرنے کی سفارش کی جس پر نہ صرف ابوالعاص بلکہ دیگر تمام افراد کا مال بھی واپس کر دیا گیا ابوالعاص واپس مکّے گئے اور لوگوں کو ان کے اموال واپس پہنچا کر اہلِ مکّہ کے سامنے اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا قبولِ اسلام کے اعلان کے بعد ابوالعاصؓ مدینے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ کو بغیر کسی جدید نکاح کے ان کے پاس لوٹا دیا۔ حضرت ابوالعاصؓ کا کاروبار مکّے میں تھا اس لیے وہ مدینے میں زیادہ قیام نہ کر سکے اور مکّے لوٹ آئے۔ ۱۲/ ہجری میں ابوالعاص نے وفات پائی۔

ایک غزوہ بنو لحیان جمادی الاولیٰ ۶/ ہجری میں ہوا۔ اس غزوے کے پس منظر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے واقعہ رجیع کا ذکر فرمایا ہے کہ جب دس بے گناہ مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا گیا تھا۔ چونکہ بنو لحیان ابھی تک مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث تھے لہٰذا آنحضور ﷺ نے مناسب خیال کیا کہ ان کی کسی قدر گوشمالی ہو جائے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ اپنے ساتھ دو سو صحابہ اور بیس گھوڑے لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے۔ آنحضور ﷺ ان کی لاعلمی میں وہاں پہنچ گئے، مگر بنو لحیان کو آنحضرت ﷺ کی آمد کی خبر مل گئی اور وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں جا چھپے اور ان میں سے کوئی بھی پکڑا نہ جا سکا۔ آپؐ نے ایک یا دو دن وہاں قیام فرمایا اور کئی پارٹیوں کو ارد گرد بھجوایا مگر کوئی پکڑا نہ جا سکا۔ آنحضور ﷺ اس سفر میں جب اس مقام پر پہنچے جہاں آپؐ کے صحابہ شہید ہوئے تھے تو آپؐ پر شدید رقّت طاری ہو گئی۔ آپؐ نے نہایت درد کے ساتھ ان شہداء کے لیے دعا مانگی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ اس سفر سے واپسی پر آپؐ نے ایک دعا کی جو بعد میں مسلمان عموماً اپنے اہم سفروں سے واپسی پر پڑھا کرتے ہیں اور وہ دعا یہ ہے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ یعنی ہم لوگ اپنے خدا کی طرف لوٹنے والے ہیں، اسی کی طرف جھکنے والے ہیں، اسی کی عبادت کرنے والے، اسی کے سامنے گرنے والے، اور اپنے ربّ کی تعریف کے گیت گانے والے ہیں۔ آنحضور ﷺ اپنے بعد کے سفروں میں بھی عموماً یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اور اس کے ساتھ بعض اوقات یہ الفاظ بڑھایا کرتے تھے صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ یعنی ہمارے خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور دشمن کے لشکروں کو اپنے دم سے پسپا کر دیا۔

یہ دعا ایک خاص کیفیت کی حامل ہے اور اس دعا سے اُن جذبات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے جو اس پُر آشوب زمانے میں آنحضور ﷺ کے قلبِ مطہر میں موجود تھے اور جنہیں آپؐ اپنے صحابہ کے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے۔اس دعا میں یہ تڑپ مخفی ہے کہ جو روک مسلمانوں کی عبادت گزاری اور اسلام کی پُر امن تبلیغ کے راستے میں ڈالی جارہی ہے اللہ تعالیٰ اسے دُور فرمائے۔

ایک سریہ زید بن حارثہ ہے جو جمادی الآخر ۶ھ ہجری میں ہوا۔اس سریے میں آنحضور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو پندرہ آدمیوں کے ہمراہ بنو ثعلبہ بن سعد کی جانب بھجوایا۔اس سریے میں لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے متعلق فرمایا کہ دنیا کے جو حالات ہیں وہ سب جانتے ہیں، شام میں جو حالات ابھرے ہیں وہ ابھی واضح نہیں ہیں۔کہنے کو تو ایک ظالم جابر حکومت ختم ہوئی ہے، دعا کریں کہ آنے والی حکومت انصاف سے کام لینے والی ہو۔اللہ تعالیٰ ان علاقوں کے احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔تجزیہ نگار تو لکھتے ہیں کہ عوام بظاہر ظلم ختم ہونے پر خوشیاں منا رہے ہیں مگر آئندہ کیا ہوگا کچھ علم نہیں۔اسرائیل بھی ان علاقوں پر بلا جواز حملے کر رہا ہے بظاہر اسلامی دنیا کے خلاف ان کے ارادے خطرناک لگتے ہیں۔پاکستان کے لیے بھی اس حوالے سے بہت دعا کریں، ایران کے لیے اور باقی ملکوں کے لیے بھی۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے۔اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے۔احمدی نہ تو مسلمانوں کے ہاتھ سے محفوظ ہیں اور نہ ہی ان غیروں کے ہاتھوں، جو مسلمانوں کے خلاف ہیں۔حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں طوفان بھی بکثرت آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کو آسمانی آفات سے بھی محفوظ رکھے۔

خطبے کے آخری حصّے میں حضورِ انور نے دو مرحومین مکرم امیر حسن مرانڑی صاحب شہید ولد در محمد صاحب نصرت آباد میر پور خاص جن کو ۱۳؍ دسمبر کی صبح فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا تھا۔ اور مکرم مولانا عبد الستار رؤوف صاحب مبلغ سلسلہ ملائیشیا کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔